مجلہ علوم اسلامیہ

عہد جاہلیت کی جنگوں کے عمومی اسباب
ایک تجزیاتی جائزہ

☆ محمد اکبر ملک

انسانی تاریخ بے شمار جنگوں سے عبارت ہے۔ ان جنگوں کے متعدد مقاصد رہے ہیں لیکن ان میں سب سے اہم مقصد مالی منفعت کا حصول رہا ہے اگرچہ موجودہ دور میں فن حرب و عسکری مہارت اپنی ترقی کی انتہا کو پہنچ چکی ہے لیکن اب بھی جنگ کے مقاصد وہی ہیں جو تاریخ انسانی کی اولین جنگوں کے تھے جب انسان غیر مہذب کہلاتا تھا۔ ہندومت کی مذہبی کتابوں میں جنگ کے مقاصد میں مال غنیمت، لوٹ مار، ملک گیری، قوت واقتدار کی ہوس اور انتقام شامل رہا ہے۔ اسی طرح یہودی مذہب مال غنیمت وملک گیری کو جنگ کا مقصد قرار دیتے ہیں جبکہ بدھ مت اور عیسائیت میں اگرچہ خون بہانے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن عیسائیت کے پیروکاروں نے اپنی مذہبی تعلیمات سے انحراف کرتے ہوئے یہودیت کے مقاصد کو اپنا لیا۔ زیر نظر مقالہ میں ان عمومی اسباب کو زیر بحث لانا مقصود ہے جن کی بنیاد پر زمانہ جاہلیت میں عربوں کے درمیان بے شمار جنگیں وقوع پذیر ہوئیں جبکہ ان جنگوں کی تفصیل سے پہلے یہ ضروری ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کی تمدنی ومعاشی حالت کا مختصر جائزہ لیا جائے۔

لفظ عرب عربتہ سے مشتق ہے "عربتہ سامی زبان میں دشت وصحرا کو کہتے ہیں۔"(۱) چونکہ اس ملک کا بڑا حصہ دشت وصحرا پر مشتمل ہے اس لیے عربتہ کہلاتا تھا اور بعد میں عرب بولا جانے لگا۔ قرآن پاک میں سرزمین عرب کو "وادی غیر ذی زرع" کہا گیا ہے یعنی وسیع و عریض ریگستان اور بے آب وگیاہ علاقہ اس لیے اس خطے میں خوشحالی ناپید تھی۔

☆ لیکچرار، شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

اس دور کے معزز پیشوں میں زراعت، تجارت، گلہ بانی اور قزاقی بھی شامل تھا۔ بھیڑ بکریاں اور اونٹ گھوڑے پالنا عرب بدوں کا بڑا ذریعہ معاش تھا لیکن جن علاقوں میں پانی میسر تھا وہاں زراعت ممکن تھی مثلاً طائف، یثرب اور جنوبی یمن اس کے علاوہ "یمامہ، نجد اور خیبر میں بھی کاشتکاری ہوتی تھی"۔(۲) پورے خطہ عرب میں قریش مکہ تجارت پر چھائے ہوئے تھے لفظ قریش کے معنی کمانے کے ھیں یہ لقب ان کو تجارت کی وجہ سے دیا گیا"۔(۳) علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباواجداد میں ایک شخص کا نام قریش تھا جسکی اولاد کی شاخیں قریش کہلاتی ھیں۔(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ہاشم نے مکہ کی تجارت کا دائرہ بین الاقوامی درجے تک بڑھایا اور ایلاف [Ilaf] (۵) کا نظام رائج کیا جو عرب تاجروں کیلئے حفاظت کی ضمانت تھا"(۶) شہر مکہ، خانہ کعبہ، چاہ زم زم، خوراک، رہائش کی مناسب سہولیات اور تجارتی سرگرمیوں کی بدولت مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ "یورپ کی تجارت ہندوستان اور مکہ کے [راستے] ہوا کرتی تھی"(۷) مکہ کے علاوہ طائف اور دوسرے علاقوں کے قبائل بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ انہیں بھی بعض علاقوں سے گزرنے کیلئے پروانے (لائسنس) حاصل کرنے پڑتے تھے۔ بعض لوگوں کے نزدیک رزیہ یعنی رہزنی یا قزاقی معزز پیشہ نہ تھا لیکن صحرائی زندگی کی معیشت کا دارومدار اسی پر تھا اور بہت سے قبیلے اس پیشے سے منسلک تھے۔ مثلاً عیسائی قبیلہ، "بنو تغلب" "ابتدائی اموی دور کے ایک شاعر قطامی نے زندگی کے جو اصول بیان کئے ھیں ان میں قزاقی وچھاپہ مارنا اس کے بقول کتنا اہم ہے کہ "ہمارا کام ہی یہ ہے کہ چھاپہ ماریں دشمن پر ہمسائے پر اور اگر کوئی نہ ملے تو خود اپنے بھائی پر"(۸) دشمنی میں چھاپے کی نوعیت بدل جاتی تھی "بالغ مرد موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے عورتیں اور بچے فدیہ وصول ہونے تک اپنے پاس رکھے جاتے ورنہ غلام بنا کر فروخت کر دیے جاتے"(۹) بدو رہزنی کے لئے کئی حربے استعمال کرتے تھے مثلاً "راستوں میں موجود کنوں کو گھاس پھوس سے ڈھک دیتے تھے تاکہ مسافروں کو پانی نہ ملے اور وہ مرجائیں اس طرح ان کا مال ہاتھ آجائے گا"۔(۱۰) اہل مکہ چونکہ صحیح معنوں میں تاجر تھے لہٰذا انہوں نے اپنے تجارتی منفعت میں سے کچھ دینا قبول کیا بلکہ انہیں یہ بھی ترغیب دی کہ "تمھارے پاس جو کچھ فروخت کرنے کا سامان ہو مثلاً بھیڑ بکریوں کے چمڑے یا زیتون کا تیل وغیرہ، تو وہ ہمیں دے دو، ہم اسے فروخت کریں گے اور پورا منافع بغیر کسی معاوضے کے تمہیں پہنچادیں گے"(۱۱) اس طرح ان بدو قبائل نے اہل مکہ کے ساتھ مالی منفعت کا یہ معاہدہ کر لیا۔

عرب آبادی کی اکثریت صحرا میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتی تھی، جہاں درخت ناپید تھے، چشمے اتفاق سے ملتے تھے، غذا کی قلت کے سبب نیم فاقہ کشی کی کیفیت تھی۔ عرب اپنی ضروریات پوری

کرنے کیلئے عجلت سے کام لیتے تھے اور اس بے آب وگیاہ وغیر متمدن زندگی کی بدولت فطرتاً جنگجو ہو گئے تھے۔ یہ فطرت انکی زندگی کا حصہ بن چکی تھی جسکی تائید ایک شاعر کے دعائیہ بیان سے ہوتی ہے کہ "میرا گھوڑا سواری کے قابل ہو جائے تو اللہ قبائل میں جنگ کی آگ بھڑکا دے تاکہ مجھے اپنے گھوڑے اور تلوار کے جوہر دکھانے کا موقع ملے" (۱۲) ایک اور شاعر فخریہ انداز سے یہ بیان کرتا ہے کہ "اگر ہمیں کوئی حریف قبیلہ نہیں ملتا تو اپنی خواہش کی تسکین کے لیئے ہم اپنے برادر وحلیف قبیلہ پر حملہ کر دیتے ھیں" (۱۳) محمود شکری آلوسی کے مطابق عربوں کے ہاں جنگ کے دو اسباب بیان کئے جاتے ھیں۔ اول :۔

جب[دو مختلف قبائل]ایک دوسرے کو جنگ کی دھمکی دیتے دونوں آمنے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ایک انتقام لینا چاہتا دوسرا مدافعت کرتا' تو جنگ چھڑ جاتی .....اس انتقام کا سبب بالعموم یا تو غیرت اور رقابت ہوتی یا ظلم ..... دوسری قسم یعنی ظلم و تعدی کی جنگ بالعموم ان وحشی قوموں میں واقع ہوتی جو چٹیل میدانوں کے رہنے والے ہوتے .....انہوں نے اپنی روزی اپنے نیزوں میں اور اپنی معاش ان چیزوں پر منحصر کر رکھی ہوتی ہے جو اوروں کی ملکیت ہو اور جو بھی اپنے مال ومتاع کی حفاظت کی غرض سے انکی راہ روکتا تو یہ لوگ اسکے خلاف اعلان جنگ کردیتے اس کے علاوہ انکی کوئی غرض نہ ہوتی' نہ کسی مرتبے کے حاصل کرنے کی خواہش ہوتی اور نہ حکومت کی' انکا مطمع نظر صرف یہ ہوتا کہ جو کچھ مال لوگوں کے پاس ہے اسے چھین لیں"(۱۴)

المختصر ان لڑائیوں کے نام جگہوں کی مناسبت سے' کسی نمایاں چیز کے سبب' قبائل کے نام کی نسبت سے' جنہوں نے ان جنگوں میں شرکت کی ہو اور جانوروں کے نام پر بھی ملتے ہیں۔ یہ جنگیں چھوٹے چھوٹے معرکوں پر مشتمل ہوتی تھیں'بڑی اور مکمل جنگ کی نوبت کبھی نہ آتی تھی قبائلی شاعر نوجوانوں کے جذبات کو گرم رکھتے تھے اور یہ شعراء"اپنے زمانے کے اخبار نویس سمجھے جاتے تھے"۔ (۱۵) بعض جنگیں چالیس چالیس برس تک بھی جاری رہیں مثلاً حرب بسوس اور حرب داحس والغبرا۔ اس کے علاوہ مشہور جنگوں میں یوم کلاب ربیعہ'یوم شعب جبلہ اوریوم ذی قار شامل ھیں۔ (۱۶) تمام الایام جنگ کے زمرے میں نہیں آتے اس میں جھڑپیں اور حملے بھی شامل تھے۔ مورخین نے ان کی تعداد مختلف بیان کی ہے مثلاً :۔

۱۔ ابوالفرج اصفہانی کی کتاب "ایام العرب" میں ۱۷۰۰ ایام کا ذکر ہے۔
۲۔ احمد بن محمد بن عبدربہ اندلسی کی کتاب "العقد الفرید" میں ۹۶ ایام کا ذکر ہے
۳۔ محمود شکری آلوسی کی کتاب "بلوغ الارب" میں ۲۹ ایام کا ذکر ہے۔

۴۔ محمد احمد جادالمولیٰ بک کی کتاب "ایام العرب فی لجاہلیہ" میں ۸۲ ایام کا ذکر ہے۔

ذیل میں ہم زمانہ جاہلیت کی ان جنگوں کا ذکر کریں گے جو عمومی طور پر معاشی اسباب کے تحت یا ایسی وجوہ کی بنا پر لڑی گئیں جو عربوں کی سماجی زندگی میں معاشی اہمیت کی حامل تھیں۔ اسکا آغاز تجارتی کاروانوں کو لوٹنے کی بنیاد پر ہونے والی جنگوں سے کیا جاتا ہے۔

(ا) تجارتی کاروانوں کو لوٹنے کی بنیاد پر جنگیں

عرب کے شہری باشندوں کا سب سے بڑا ذریعہ معاش تجارت تھا جسے ایک باعزت پیشہ قرار دیا جاتا تھا۔ مکہ اور طائف کے علاوہ جزیرہ نما عرب کے دیگر شہروں کے لوگ بھی تجارت کرتے تھے کیونکہ اس سے بہت زیادہ مالی منفعت حاصل ہوتی تھی۔ چھوٹے سے چھوٹے تجارتی قافلے کی مالی حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ریاست مدینہ کے ابتدائی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ مصعب بن جحش الاسدی کو آٹھ افراد کے ساتھ وادی نخلہ کی طرف روانہ فرمایا۔ (۱۷) اس لشکر نے نخلہ کے مقام پر قریش کے ایک چھوٹے سے تجارتی قافلے پر حملہ کیا۔ اس تجارتی قافلے میں منقیٰ، کھالیں اور دیگر تجارتی اشیاء شامل تھیں۔ اس کا سردار عمرو بن حضرمی تھا۔ اس کے علاوہ عثمان بن عبداللہ، نوفل بن عبداللہ اور انکا غلام حکم بن کیسان شامل تھے۔ حملے کے نتیجے میں عمرو بن حضرمی قتل ہوا، نوفل بھاگ گیا، سامان تجارت اور دو قیدی ہاتھ آئے جو آپ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ (۱۸) بعد میں قریش نے اپنے قیدی فدیہ دیکر رہا کروائے۔

جہاں تک اس چھوٹے سے معرکے کی مالی اہمیت کا تعلق ہے تو اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اس معرکے سے "جو مال غنیمت ملا اسکی مالیت ایک لاکھ درہم تھی" (۱۹) لہٰذا اس قسم کی معرکہ آرائی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں تجارتی کاروانوں کو لوٹنا کس قدر منفعت بخش مشغلہ تھا۔ ذیل میں ہم زمانہ جاہلیت کی ان جنگوں وایام کا ذکر کرتے ہیں جو صرف تجارتی کاروانوں کو لوٹنے کی وجہ سے شروع ہوئیں:۔

۱۔ بادشاہ کسریٰ کے نائب ابرویزبن حرمز کے پاس یمن سے ایک تجارتی قافلہ روانہ کیا گیا "جس میں مشک، عنبر، ہیرے جواہرات ومال وغیرہ شامل تھا۔ اس قافلے کو راستے میں بنو تمیم نے لوٹ لیا"۔ (۲۰) اسطرح اس تجارتی قافلے کو لوٹنے کی بنیاد پر جنگ کلاب ثانی شروع ہوئی۔

۲۔ یوم الو قیط اسطرح شروع ہوئی کہ چشمہ و قیط کے مقام پر قبیلہ بکرابن وائل کے "عنزۃ بن اسد بن ربیعۃ و عجل بن لجیم، تیم اللہ اور قیس نے بنو تمیم پرڈاکہ ڈالا اور مال لوٹ لیا" (۲۱) اسطرح قبیلہ ربیعۃ کی شاخ بکراور قبیلہ تمیم کے درمیان جنگ وقوع پزیر ہوئی۔

۳۔ یوم الشیطین کا معرکہ بھی ابتدائی اسلامی زمانے سے متعلق ہے اس معرکے میں "بکر ابن وائل نے بنی تمیم کے تجارتی قافلے پر حملہ کیا" (۲۲) جس کی بنیاد پر ان دو قبائل میں جنگ شروع ہوئی۔

۴۔ اہل حجاز کی مشہور لڑائیوں میں حرب "الفجار" (۲۳) کافی شہرت رکھتی ھیں اس سلسلے کی آخری مشہور جنگ حرب الفجار ثانی جس میں آنحضرتؐ نے بھی شرکت فرمائی، وہ بھی تجارتی قافلے کو لوٹنے کی وجہ سے ہوئی تھی واقعہ کے مطابق شاہ حیرہ نعمان بن منذر نے اپنا مال تجارت "جس میں مشک، خوشبویات، چمڑا، ریشم، مشکیزے کی رسیاں، چادریں، رنگین کپڑے اور یمنی چادریں وغیرہ (۲۴) عروہ بن عتبہ "الرحال" (۲۵) کی حفاظت میں "بازار عکاظ" (۲۶) بھیجا تو راستے میں قبیلہ بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے ایک شاطر شخص براض بن قیس نے ایک تالاب جسے آوارہ کہتے تھے کے نزدیک تجارتی قافلے کے سردار عروہ بن عتبہ پر حملہ کرکے قتل کردیا اور مال واسباب لوٹ لیا اور خود خیبر کی سمت بھاگ گیا۔ (۲۷) اسطرح قبیلہ قریش وحامیان بمقابلہ قیس وحامیان ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوئے۔

۵۔ یوم ثیتل، ثیتل چشمہ کے مقام پر ہوئی جس میں قبیلہ بنو تمیم کے "قیس بن عاصم المنقری نے بکر ابن وائل پر حملہ کیا اور بے شمار مال غنیمت حاصل کیا"۔ (۲۸)

لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مندرجہ بالا جنگیں معاشی منفعت کیلئے لڑی گئیں۔

(۲) قرض اور خراج کی عدم دائیگی کی بنیاد پر جنگیں

۱۔ حرب الفجار اول بنو کنانہ وقریش مکہ بمقابلہ قیس وہوازن ہوئی۔ وجہ قرض کی عدم ا تھی، تفصیل کے مطابق ایک شخص جو قبیلہ کنانہ سے تھا نے نصر ابن م معاویہ کا قرض دینا تھا۔ نصر ابن معاویہ نے اس کنانی شخص اور اس کے قبیلہ کی سب کے سامنے بازار عکاظ میں بے عزتی کی، اس پر بنو کنانہ کے لوگوں نے نصر بن معاویہ کو قتل کر دیا۔ (۲۹) اس طرح قبیلہ کنانہ کے حامیوں اور قبیلہ قیس کے حامیوں کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔ اگرچہ اس جنگ کی ظاہرہ وجہ برسرعام عزت ووقار کو پامال کرنا دیکھائی دیتا ہے تاہم اس کے آغاز کی اصل وجہ قرض کی عدم ادائیگی تھی۔

۲۔ یوم السلاّن خراج کی عدم ادائیگی کے سبب بادشاہ حیرہ اور قبیلہ بنی عامر کے درمیان ہوئی واقعات کے مطابق "بادشاہ ملک حیرہ نعمان بن المنذر نے قبیلہ بنی عامر بن صعصعۃ سے خراج کا مطالبہ کیا، انہوں نے انکار کیا (۳۰) "اسطرح ان دو فریقین کے درمیان حصول زر کے لئیے جنگ شروع ہوئی۔

۳۔ یوم الایاد خراج کے علاوہ دیگر مطالبات میں اضافہ کے سبب وقوع پذیر ہوئی صورت حال کچھ

اس طرح تھی کہ "بکرابن وائل کا قبیلہ کسریٰ وفارس کے بادشاہ کو سالانہ خراج ادا کراتا تھا اس دفعہ انہوں نے خراج کے ساتھ غلاموں کا بھی مطالبہ کردیا" (۳۱) قبیلہ بکرابن وائل کے انکار پر بادشاہ کی فوجیں حملہ آور ہوئیں کیونکہ غلاموں کا حصول ان کیلئے مالی منفعت کا حامل تھا۔

(۳) خون بہا اور فدیہ کی عدم ادائیگی پر جنگیں

زمانہ جاہلیت میں عرب خون کے بدلے انتقام لینے کو ترجیح دیتے تھے۔ لیکن جو لوگ انتقام نہیں لے سکتے تھے وہ اس کا خون بہا وصول کرلیتے تھے، جو کہ ان کے قبائلی رواج کے عین مطابق تھا۔ کیونکہ عمومی طور پر "عام عرب ایک جان کا خون بہا ایک سو اونٹ وصول کرتے تھے"۔(۳۲)۔ سرداروں اور بادشاہوں کا خون بہا زیادہ سے زیادہ ایک ہزار اونٹ وصول کیا جاتا تھا"ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق اگر ایک اونٹ کی قیمت ہم چالیس درھم ہی قرار دیں جو انتہائی کم قیمت تھی" (۳۳) تو سو اونٹوں کی قیمت اتنی زیادہ ہو جاتی کہ وہ اس زمانے میں جنگ کا باعث بنتی۔ اسی طرح چھاپہ مار کاروائی میں حاصل ہونے والے قیدی مرد اور عورتوں کا فدیہ وصول کیا جاتا تھا۔ ذیل میں ہم ان جنگوں کا ذکر کریں گے جو صرف فدیہ اور خون بہا کی عدم ادائیگی کی بنیاد پر ہوئیں :۔

۱۔ یوم زرود بنویربوع اور بنو تغلب کے درمیان ہوئی وجہ یہ تھی کہ "بنویربوع نے خزیمہ بن طارق کے قتل پر جو دیت دینا چاہی وہ ایک سو اونٹ تھے لیکن بنو تغلب والوں نے دو سو اونٹ اور گھوڑے طلب کیے" (۳۴) تصفیہ نہ ہونے پر فریقین میں جنگ ہوئی۔

۲۔ قبیلہ غسان کے ابو شمر سے المنذر ابن ماءِ السماء اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ لینے (چشمہ آباغ) کی جگہ پہنچا اور مطالبہ کیا کہ "میرے بیٹے کے قتل کا معاوضہ یا فدیہ ادا کرو یا جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ" (۳۵) لہٰذا تصفیہ نہ ہونے پر یوم عین اباغ شروع ہوئی

۳۔ قبیلہ مضر، قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ قضاعہ کے کچھ افراد یمن کے بادشاہ کی قید میں تھے۔ ان قبائل کے چند بزرگوں نے بادشاہ یمن سے قیدیوں کی رہائی کی بات کی تو اس نے ان کو بھی قید کردیا اور کہلوا بھیجا کہ بڑے سرداروں کو بلاؤ اگر وہ نہیں آئیں گے تو سب کو قتل کرودنگا۔ (۳۶) لہٰذا اس کے نتیجے کے طور پر یوم خزاز وقوع پذیر ہوئی۔

۴۔ "بنو عامر نے بنو غطفان پر رقم کے مقام پر حملہ کیا اور 84 غطفانی آدمیوں کو قید کرلیا" (۳۷) اس بنیاد پر ان قبائل کے درمیان یوم الرقم ہوئی۔

۵۔ یثرب کے قبائل اوس وخزرج کے درمیان جنگوں کی ابتداء حرب سمیر سے ہوتی ہے جبکہ جنگ کا ایک بڑا سبب دیت کے بارے میں جھگڑا تھا۔ واقعات کے مطابق کعب ثعلبی قبیلہ خزرج کے سردار

مالک بن عجلان کا دوست تھا۔ اس نے بازار قینقاع میں ایک غطفانی شخص کے پاس ایک خوبصورت گھوڑا دیکھا اور کہا کہ یہ گھوڑا اہل یثرب میں سب سے زیادہ عزت والے شخص مالک بن عجلان کے لائق ہے اس گفتگو میں قبیلہ اوس کا شخص سمیر ابن یزید بھی شامل تھا۔ اس نے کعب ثعلبی کو برا بھلا کہا جب یہ گھوڑا مالک بن عجلان کو ہی ملا تو کعب ثعلبی نے کہا کہ میں نہ کہتا تھا کہ مالک بن عجلان تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا شخص ہے اس پر سمیر اوسی غصے ہوا اور کعب ثعلبی کو قتل کردیا اور اپنے قبیلے میں روپوش ہو گیا۔ مالک بن عجلان خزرجی نے اس واقع کی اطلاع پر اوس قبیلہ سے قاتل طلب کیا' جواب نہ ملنے پر دیت طلب کی تو اوسیوں نے کہا کعب ثعلبی قبیلہ خزرج کا فرد نہیں ہے بلکہ خزرج کے حلیف قبیلے کا فرد ہے لہٰذا آدھی دیت ادا کی جائیگی جبکہ مالک بن عجلان نے پوری دیت کا مطالبہ کیا۔ (۳۸) فریقین میں تصفیہ نہ ہونے پر یہ جنگ شروع ہوئی۔

۶۔ یوم صعفوق کا آغاز بر وقت تاوان یا فدیہ کی عدم ادائیگی کے سبب ہوا واقعات کے مطابق "بنو ربیعتہ ۔نے بنو سلیط کے کچھ آدمی گرفتار کیے' بنو سلیط کے سردار نے اپنے قبیلے کے قیدی چھڑانے کیلئے ضمانت کے طور اپنا بیٹا دیا اور کہا کہ معاوضہ دیکر اپنا بیٹا واپس لے جائیگا' معاوضہ کی ادائیگی میں دیر کے سبب بنو ربیعتہ نے اسکے بیٹے کو قتل کردیا۔ (۳۹) اس طرح یہ جنگ شروع ہوئی۔

(۴) اقتدار و املاک اور مال و زن کے لئے جنگیں

اقتدار ہر دور میں مالی منفعت کا ذریعہ رہا ہے زمانہ جاہلیت کے امیر قبیلہ (سردار) کو جہاں اور بہت سی معاشرتی مراعات حاصل تھیں وہاں اس کی معاشی ضرورتوں کا بھی مناسب بندوبست کیا گیا تھا مثلاً قبیلے کے امیر کو فرائض کی بجا آوری کیلئے لوٹ مار میں سے چوتھا حصہ لینے کی رعایت حاصل تھی (۴۰) لہٰذا زمانہ جاہلیت میں اس منفعت بخش عہدے کیلئے بھی جنگوں کا ذکر ملتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر املاک یا زن وزر بالخصوص بنجر علاقے میں' میسر آجائے تو اس کیلئے ان کے نزدیک جنگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی کیونکہ عرب مزاجاً اور فطرتاً جنگجو تھے۔ تاریخ عالم کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سی جنگوں کے وقوع پذیر ہونے میں عورت بھی اہم وجہ تنازعہ رہی ہے۔ بالخصوص زمانہ جاہلیت کے بدوؤں کو اگر لوٹ مار میں عورتیں میسر آجاتیں تو جہاں وہ انکی جذباتی ضروریات پوری کرتی تھیں وہاں اس کے لیے مالی منفعت کا ذریعہ بھی تھیں مثلاً چھاپہ مار کاروائی میں جو عورتیں اور بچے پکڑے جاتے انکی واپسی کیلئے فدیہ وصول کیا جاتا بصورت دیگر غلام ولونڈی بنا کر فروخت کردیے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں زن وزر اور اقتدار واملاک کی خاطر جن جنگوں کا ذکر ملتا ہے ان کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ قبیلہ کندۃ کے حجر بن عمرو بن معاویہ الکندی نے بحرین کے قبیلہ ربیعۃ پر حملہ کیا تو جواباً قبیلہ ربیعۃ کے حلیف قضاعۃ قبیلہ زیاد بن الھبولۃ نے حجر کے قبیلہ پر حملہ کیا اور انکا مال واسباب اور عورتیں جن میں حجر کی بیوی ھند بنت ظالم بھی شامل تھی کو اغواء کر لیا۔ (۴۱) اسطرح ان قبائل کی مقام بردان جنگ ہوئی جسے یوم البردان کہا جاتا ہے۔

۲۔ یوم ذی بیض جسے یوم الصمد بھی کہا گیا ہے یہ بھی عورتوں کے اغوا سے متعلق تھی۔ واقعات کے مطابق حوفزان نے بنو یربوع پر حملہ کر کے ان کی عورتیں قید کر لیں جوابا بنو مالک بن حنظلہ نے حملہ کر کے اپنی عورتیں رہا کروائیں اور حوفزان کو بھی گرفتار کر لیا۔(۴۲)

۳۔ یوم الفروق بھی خواتین ہی کے مسئلے پر وقوع پذیر ہوئی واقعات کے مطابق "بنی سعد کے سعد بن زید مناۃ نے بنی عبس کی عورتوں کو اغوا کرنا چاہا تھا۔ لیکن ناکام رہا" (۴۳)

۴۔ یوم اقرن کے آغاز کا سبب یہ تھا کہ بنو تمیم اور بالخصوص بنو مالک بن حنظلہ نے بنو عبس کی کچھ عورتیں قید کر لی تھیں اور بہت سا مال غنیمت بھی حاصل کر لیا تھا۔ (۴۴) لہٰذا بنو عبس نے خواتین کی بازیابی کیلئے حملہ کیا اور فتح پائی۔

۵۔ "بنی تغلبہ بن بکر نے ابو حسان الہذیل کی سرکردگی میں ریاح بن یربوع پر حملہ کیا اور انکی عورتوں کو اغوا کر لیا"۔ (۴۵) بنو ریاح نے آراب کے مقام پر ان سے جنگ کی جسے یوم اڑاب کہا جاتا ہے۔

۶۔ قبیلہ بنو عامر کے خالد بن جعفر بن کلاب نے بنو ذبیان پر حملہ کیا اور "انکی عورتوں کو اغواء کرنا چاہا" (۴۶) اس طرح ان قبائل میں جنگ ہوئی جسے یوم بطن عاقل کا نام دیا جاتا ہے۔

۷۔ "بنو سلیم کے معاویہ بن عمرو بن شرید السلمی نے بازار عکاظ میں ایک خوبصورت عورت اسماء المریۃ کو دیکھا اور شادی کی دعوت دی" (۴۷) اس کے قبیلہ کے لوگوں نے معاویہ بن عمرو کو قتل کر دیا لہٰذا اس کے نتیجے کے طور پر یوم حوزۃ اول رونما ہوئی۔

۸۔ قبیلہ بنو سلیم کے صخر بن عمرو بن شرید السلمی نے اپنے بھائی معاویہ بن عمرو کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے اس عورت اسماء المریۃ کے قبیلہ بنو مرۃ (ذبیان) پر حملہ کیا" (۴۸) جسے یوم حوزۃ الثانی کہا جاتا ہے۔

۹۔ یوم جزع ظلال کا سبب یہ تھا کہ "بنو فزارہ کے سردار عیینۃ بن حصن نے بنو تمیم اور بنو عدی پر حملہ کیا اور بے شمار مال غنیمت واونٹ لوٹ لے بنو تمیم کی چالیس عورتوں کو بھی اغوا کر لیا تھا۔(۴۹)

۱۰۔ یوم ذی نجب کے آغاز کی وجہ یہ تھی کہ بنی عامر بن صعصعۃ کے لوگ حسان بن کبشۃ الکندی کے پاس گئے اور انہوں نے اس سے بنو حنظلہ پر حملے کرکے لئے مدد مانگی اور کہا کہ "ہم آپ کو اس

کے بدلے میں پانچ سو گھوڑے اور گائے جیسی عورتیں دیں گے آپ ہماری بنو حنظلہ کے گھڑسواروں اور سرداروں کو قتل کرنے میں مدد کریں"۔(۵۰)

۱۱۔ یوم عینین قبیلہ بنو ہشل اور قبیلہ عبدالقیس کے درمیان ہوئی وجہ یہ تھی کہ بنو منقر بحرین سے خوراک کی تلاش میں نکلے تو عبدالقیس نے انہیں روک لیا تو منقر نے بنو ہشل سے مدد کی درخواست کی تو بنو ہشل نے جوابی حملے میں انہیں عبدالقیس سے نجات دلوائی۔(۵۱)

۱۲۔ جہاں تک یوم القسار کا تعلق ہے تو واقعہ اسطرح ہے کہ قبیلہ مضر کی زمین بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا شکار تھی جبکہ بنو سعد کی اراضی زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے سرسبز تھی بنو مضر کے سردار عامر بن صعصعۃ نے حسب نسب کے حوالے سے بنوسعد سے مدد چاہی لیکن انہوں نے رشتہ داری کا کوئی خیال نہ کیا اس پر بنو ضبتہ کے آدمیوں نے مخالف سرداروں کے گھوڑوں پر حملہ کردیا۔(۵۲) اسطرح یہ جنگ شروع ہوئی۔

۱۳۔ یوم صٔور کی وجہ آغاز یہ تھی کہ جب بنو تمیم اور بنو حنظلہ پر قحط سالی کا دور آیا لیکن بنو کلب کی زمین سرسبز رہی، بنو حنظلہ و تمیم بنو کلب سے مدد مانگنے کیلئے صٔور کے مقام پر پہنچے "اس دوران انہوں نے بنو کلب کے کئی اونٹ پکڑ لیے ان میں کوما نامی اونٹنی کو ذبح کیا اور کھاگئے جس پر بنو کلب نے کے مویشیوں پر حملہ کرکے کئی اونٹ پکڑ لیے" (۵۳) اس طرح دونوں فریقوں کے درمیان جنگ سرع ہوئی۔

۱۴۔ یوم الزورین بنو بکر اور بنو تمیم کے درمیان ہوئی، بنو تمیم نے الحوفزان بن شریک جو بنی ذھل سے تعلق رکھتا تھا کو سردار بنایا، اسی طرح بنو بکر نے عمرو بن قیس بن مسعود الشیبانی کو اپنا سردار بنایا۔ و تمیم کی جانب سے شکایت یہ تھی کہ "بنوبکر ان پر شب خون مارتے ھیں اور انکے ریوڑ ہانک کر لے جاتے ھیں اور ہماری زمین وعلاقے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں" (۵۴)

۱۵۔ یوم مبایض بھی بنو تمیم وبنوبکر کے درمیان مقام مبایض پر ہوئی "یہ کہ بنو بکر نے بنو تمیم پر سیاسی غلبہ اور مال مویشیوں پر قبضہ کیلئے حملہ کیا"۔(۵۵)

۱۶۔ یوم الوقبی کے آغاز کا سبب بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ عبداللہ بن عامر سردار بصرہ اپنے علاقے میں ایک عمدہ چراگاہ اور میٹھے پانی کا چشمہ رکھتا تھا۔ "الوقبی کے دو افراد نے چشمہ و چراہ گاہ پر قبضہ جمانا چاہا عبداللہ بن عامر نے انہیں روکا جواباً انہوں نے عبداللہ کا اونٹ ذبح کردیا"(۵۶) اس واقع سے جنگ کی ابتداء ہوئی۔

۱۷۔ الجلیح بن شدید الجعفری نے ایک کنواں کھودنا چاہا الاسود بن شقیق نے اسے منع کیا" (۵۷) اس

طرح اس اختلاف پر لڑائی شروع ہوئی جسے یوم ھرامیت کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۸۔ یوم الصفقتہ کی وجہ یہ تھی کہ کسریٰ نوشیرواں کے اونٹ جس پر تیروکمان بنانے کی لکڑیاں لدی تھیں براستہ مدائن حیرۃ کے بادشاہ النعمان بن المنذر کے پاس جارہی تھیں۔ اسے راستے میں "بنو تمیم کے آدمیوں نے لوٹ لیا۔ کسریٰ کا سامان لے جانے والے بنو ھوزۃ کے فرد تھے انہوں نے بنو تمیم سے اپنی جان دو سو اونٹ دیکر چھڑائی"۔ (۵۸) اس زیادتی پر بادشاہ نے بنو تمیم کے خلاف لشکر کشی کی۔

۱۹۔ یوم طخفتہ 'جو عتاب بن ھرمی (یربوع) اور حارث بن بیتہ (مجاشعی) کے قبائل کے درمیان ہوئی' کی وجہ یہ تھی کہ حیرہ کے بادشاہ منذر بن ماء السماء کی طرف سے قبیلہ بنی یربوع کا شخص عتاب بن ھرمی "ردیف" (۵۹) کے عہدے پر فائز تھا۔ عتاب بن ھرمی کے مرنے کے بعد اسکے قبیلے نے اسکے نابالغ بیٹے عوف بن عتاب کو ردیف بنانا چاہا لیکن بادشاہ کے وزیر نے یہ رائے دی کہ اس بچے کی جگہ حارث بن بیتہ المجاشعی کو ردیف بنایا جائے اس پر عتاب کے قبیلے نے برا منایا اور حارث کے قبیلے کے خلاف جنگ شروع کردی۔(۶۰)

۲۰۔ یوم بعاث جو یثرب کی زرخیز زمینوں' باغات اور شہری املاک کے حصول کی جنگ تھی سو سال سے بھی زیادہ عرصے تک جاری رہی۔ تفصیلات کے مطابق قبیلہ اوس وخزرج یمن میں خانہ جنگی کی وجہ سے یثرب میں آکر آباد ہوئے۔ جہاں اقتدار واملاک پر یہودیوں کا قبضہ تھا۔ "کچھ عرصہ گزرنے کے بعد خزرجی سردار مالک بن عجلان نے شاہ غسان ابو جبیلہ کی مدد سے ۴۹۳ء میں یہودیوں کے اقتدار واملاک پر قبضہ کرلیا جس میں اوسی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ (۶۱) یثرب سے یہودیوں کے انخلاء کے بعد اقتدارواملاک پر قبیلہ خزرج کی شاخ بنی النجار نے قبضہ کر لیا حالانکہ اس کے حصول کیلئے قبیلہ اوس والوں نے بھی یہودیوں کے خلاف شرکت کی تھی۔ لیکن ان کو اس کا کچھ صلا نہ ملا۔ اسطرح قبیلہ اوس والوں کے دل میں خزرج کی معاشی خوشحالی کی بدولت حسدورقابت پیدا ہوئی اور اسطرح اقتدار واملاک کیلئے خانہ جنگی شروع ہوئی "جو ۴۹۷ء تا ۶۱۵ء یا ۶۱۸ء تک وقفوں وقفوں سے جاری رہی"۔(۶۲)

۲۱۔ یوم الکلاب اول چشمہ کلاب جو کوفہ وبصرہ کے درمیان ہے کے مقام پر ہوئی وجہ جنگ حصول اقتدار تھا واقعات کے مطابق حارث ابن عمرو ملک حیرہ کا حکمران تھا۔ اس کے زیر اثر قبائل میں اختلافات پیدا ہوئے تو شرفائے قبائل نے حکمران سے مطالبہ کیا کہ اپنے بیٹوں کو ان پر سردار مقرر کر دے لہٰذا اس نے اپنے بیٹے حجر کو قبیلہ بنو اسد اور قبیلہ بنو غطفان پر' دوسرے بیٹے شرجیل کو قبیلہ بکر ابن وائل اور بنو حنظلہ پر تیسرے بیٹے معد یکرب کو قبیلہ بنو تغلب اور سعدابن زید پر اور چوتھے بیٹے سلمہ کو قبیلہ قیس اور عیلان پر سردار مقرر کردیا۔ حارث کی وفات کے بعد" حصول اقتدار ومال اسباب

کیلئے اسکی اولاد میں اختلافات پیدا ہوئے ' ہر ایک نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور لڑائی کیلئے لشکر بھیجے زیادہ دشمنی شرجیل اور سلمہ کے درمیان تھی انہوں نے سو ۱۰۰ اونٹ ایک دوسرے کے قتل پر بھی مقرر کر رکھے تھے۔(۶۳)

درج بالا جنگوں کا مختصر جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ خواہ عربوں کے درمیان حصول اقتدار واملاک کیلئے یا مال وزن کیلئے جنگیں لڑی گئیں ان کی پشت پر ہمیں معاشی پہلو ہی کارفرما نظر آتا ہے۔

(۵) پالتو جانوروں کی معاشی اہمیت اور جنگیں۔

جیساکہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ جزیرہ نما عرب کا بیشتر حصہ وسیع وعریض ریگستان اور بے آب وگیاہ علاقے پر مشتمل تھا۔ اس علاقے کی آبادی کی اکثریت خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتی تھی اور غربت و افلاس کا شکار تھی۔ ان کا واحد ذریعہ آمدنی گلہ بانی یعنی اونٹ 'گھوڑے اور بھیڑ بکریاں پالنا تھا اگرچہ شہری لوگ بھی گلہ بانی کرتے تھے لیکن انکے اور ذرائع آمدنی (تجارت وزراعت) بھی تھے۔ المختصر گلہ بانی کسی حد تک پورے جزیرہ نما عرب کا ذریعہ معاش تھا۔ جہاں تک بھیڑ بکریوں کی معاشی اہمیت کا تعلق ہے یہ جانور صحرائی گھاس وجڑی بوٹیاں کھا کر گزارہ کر لیتے تھے اور اپنے مالکان پر بوجھ نہیں تھے جبکہ عرب کے صحرا نشینوں کی خوراک کا غالب حصہ انکے گوشت اور دودھ پر منحصر تھا اسکے علاوہ عربوں کی اہم تجارتی اشیاء میں "چمڑا کھالیں' زین پوش اور بھیڑ بکریاں بھی شامل تھیں۔ (۶۴) عربوں کے ہاں کھال کی تجارت بہت زیادہ تھی۔"طائف میں کھال پر دباغت بہت عمدہ ہوتی تھی اسی وجہ سے اسے "بلد الدباغ" کہا جانے لگا" (۶۵) عربوں کے ہاں کھال کی اہمیت کا اندازہ اس واقع سے بھی ہوتا ہے کہ "مسلمانوں کے تعاقب میں جو قریش کا وفد نجاشی شاہ حبشہ کے پاس نذرانے کے طور پر تحائف لیکر گیا ان میں کھال بھی تھی"۔ (۶۶) اہل عرب اونٹ کے بغیر صحرا میں رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے صرف ایک اونٹ عربوں کے لئے معاشی لحاظ سے کتنا فائدے مند تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ اس کا دائمی رفیق ہے' باربرداری کے کام آتا ہے اور تجارت کا ذریعہ ہے ' یہی نہیں بلکہ دلہن کا جہیز' خون بہا' دیت' قمارباز کی کمائی کا ذریعہ بھی رہا ہے۔ اس کا گوشت کھایا جاتا تھا اسکی کھال سے لباس کا کام بھی لیاجاتا رہا ہے' اس کے بالوں سے ایسا کپڑا تیار کیا جاتا ہے جو خیمے بنانے کے کام آتا' اس کی مینگنی ایندھن کا کام دیتی اور اسکا پیشاب دوا اور بال بڑھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ "وہ جہاز صحرا سے بڑھکر خدا کی نعمت ہے" (۶۷) اس کے علاوہ شیخ کی حیثیت غرض کہ ہر چیز اونٹوں کی تعداد سے متعین کی جاتی تھی فلپ ہتی کے الفاظ

کے مطابق "بدو اونٹ کا طفیلی ہے" (۶۸) لیکن عربوں کے ہاں گھوڑے کی اہمیت بھی کسی صورت کم نہ تھی۔ عربی النسل گھوڑا ہمیشہ عالمگیر شہرت کا حامل رہا ہے۔ ابتداء میں یہ بھی وحشی و اکھڑ جانوروں میں شامل تھا عرب میں سب سے پہلے اسے "عربوں کے باپ حضرت اسماعیل علیہ سلام نے مطیع کیا"۔ (۶۹) اصلی عربی گھوڑا اپنے جسمانی حسن، جفاکشی اور آقا کی جانثاری میں ضرب المثل رہا ہے، عربوں کے نزدیک گھوڑے کی ملکیت دولت مندی کی علامت رہی ہے اس کی اصل قدروقیمت کا اندازہ اس کے پھرتیلے پن پر ہوتا جسکی بنا پر بدو کے چھاپے کی کامیابی منحصر تھی۔ عربوں کے ہاں جنگ میں سب سے بڑا سازوسامان یہی گھوڑے تھے اس کی تصدیق ایک شاعر کے اس شعر سے بھی ہوتی ہے کہ "ہمارے قلعے جن کے پاس ہم پناہ لیتے ھیں آعوجی گھوڑیاں اور تلواریں ھیں"۔(۷۰) اسی طرح ایک شاعر ضیعہ عبسی کہتا ہے "خدا میرے گھوڑے آغر کو عمدہ جزا دے جب جنگوں کی آگیں بھڑکادی جاتی ھیں" (۷۱) اور قبیلہ بنی عامر کا شاعر تو ان شاندار الفاظ میں اپنے قبیلے کے گھوڑوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ "اے بنی عامر گھوڑے تمھاری ذات کیلئے بچاو کا ذریعہ ھیں ورنہ ظاہر ہے کہ موت کا ایک معین وقت ہے" (۷۲) عرب سفر یا جنگ میں اپنے گھوڑوں کو آرام دینے کی غرض سے اپنے اونٹوں پر سوار ہوتے اور گھوڑوں کو ساتھ ساتھ لے جاتے تھے پھر جب دشمن کے پاس پہنچتے اور یورش کرتے(۷۳) تو اس وقت گھوڑوں پر سوار ہو جاتے تھے۔ قرآن پاک اور عربی اشعار میں گھوڑوں کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ ("اور تم دشمن کے خلاف جنگ کیلئے) گھوڑوں کو باندھ رکھا کرو جن سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو"(۷۴) اسی طرح سورۃ عادیات میں اللہ تعالی نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے" قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر پتھروں پر پاؤں مار کر ان سے آگ نکالتے ہیں پھر صبح کے وقت غارت ڈالتے ہیں پھر گرد اڑاتے ہیں اور دشمن کی فوج میں گھس جاتے ہیں"(۷۵) عرب شاعر جعفی کے بقول "جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا رہے گا نیکی گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں کے ساتھ لٹکی اور بندھی رہے گی" (۷۶) عربوں کے ہاں گھوڑے سفر و جنگ کے علاوہ شکار اور گھڑدوڑ (شرطوں کیوجہ سے مالی منفعت حاصل ہوتی) کے کام آتا تھا عرب گھوڑے کو کتنی اہمیت دیتے تھے اسکا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اسکے خیمے میں اگر پانی کم ہوجائے اور اسکے بچے روتے رہیں وہ آخری جرعہ تک گھوڑے کی کنڈالی میں ڈال دیگا(۷۷) عرب ضرب المثل ہے کہ "پہلے اپنے گھوڑے کے پیر دھولے پھرپانی پی لے" (۷۸) الختصر جنگجو عرب اپنے پالتو جانوروں کی معاشی اہمیت سے خوب آگاہ تھے۔ عرب بدووں کو صحرائی ماحول میں جہاں ہر قسم کی معاشی ومعاشرتی ضروریات کی کمی تھی اگر کسی کارواں یا قبیلے کے مال مویشی نظر آتے تو وہ انہیں

لوٹ لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ انکی اکثر جنگوں کا سبب یا پیش خیمہ مویشیوں کا لوٹ لینا تھا ان جنگوں کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ یوم دایۃ ماسل، جو قبیلہ قیس و قبیلہ تمیم کے درمیان ہوئی کی وجہ موشیوں کو لوٹنا تھا۔(۷۹)

۲۔ یوم التحقحح ویوم مالتہ بنی یربوع قبیلہ اور بنی بکر قبیلہ کے درمیان اونٹ لوٹ لینے کے سبب وقوع پذیر ہوئی۔(۸۰)

۳۔ یوم راس العین بنی یربوع اور بنی ابی ربیعتہ کے درمیان راس العین کے مقام پر اونٹوں کو لوٹنے کی وجہ سے شروع ہوئی۔(۸۱)

۴۔ یوم الغبیط کے تحت بسطام بن قیس الشیبانی، حارث بن شریک اور مفروق بن عمرو نے ثعلبہ بن یربوع، ثعلبہ بن سعد ضبتہ علبہ بن عدی بن فزارۃ اور علبہ بن سعد ذبیان پر حملہ کیا "اور انکے مویشی اور انٹ چرا کر لے گئے"۔(۸۲)

۵۔ یوم جدود، قبیلہ بنوشیبان اور بن سعد کے درمیان ہوئی وجہ جنگ یہ تھی کہ "بنو شیبان نے حوفزان کی حمایت سے بنو سعد پر حملہ کیا اور انکے مال مویشی لوٹ لیے لیکن قیس بن عاصم نے انکو شکست دی اور تمام مال مویشی چھڑالیے"۔(۸۳)

۶۔ یوم تشاوۃ، کی وجہ بھی مویشیوں کا اغوا تھا۔ ہوا یہ کہ "بسطام بن قیس جو بنی یربوع سے متعلق تھا نے بنی سلیط کے دو آدمیوں کے اونٹوں پر حملہ کیا اور ہانک کرلے گیا"(۸۴)

۷۔ یوم نقاء الحسن یا یوم السقیفہ، قبیلہ شیبان اور قبیلہ بنو ضبتہ کے درمیان ہوئی تھی۔ وجہ جنگ یہ تھی کہ "قبیلہ شیبان نے قبیلہ بنو ضبتہ کے مالک ابن المسفق کے ایک ہزار اونٹ ہانک لیے"(۸۵) تھے۔

۸۔ یوم فخان، بسطام ابن قیس اور عتبہ بن حارث کے درمیان فخان کے مقام پر ہوئی وجہ "چار سو اونٹوں کا لوٹ لینا تھا"۔(۸۶)

۹۔ یوم النفروات کی وجہ یہ تھی کہ "قبیلہ ہوازن کے سردار زھیرابن جذیمتہ نے قبیلہ بنی قیس کے اونٹ، بکریاں اور مویشی لوٹ لیے اور بازار عکاظ میں انہیں اونٹوں پر سوار ہو کر آیا تو قبیلہ قیس نے واپسی کا مطالبہ کیا، زھیر نے انکار کیا"(۸۷) اس پر جنگ شروع ہوئی۔

۱۰۔ یوم النتاءۃ بنو عامر اور بنو غطفان کے درمیان ہوئی سبب یہ تھا کہ "رقم کے مقام پر بنو عامر نے بنو غطفان کے ۸۴ آدمیوں کو قید کیا ہوا تھا بنو غطفان نے اپنے افراد کی بازیابی کیلئے واپسی حملہ کیا جس پر انہوں نے انکے جانور اور چوپائے لوٹ لیے۔(۸۸)

۱۱۔ یوم اللوی کے تحت' عبداللہ بن الصمتہ نے بنو جشم اور بنو نصر کے ساتھ ملکر بنو غطفان پر حملہ کیا اور انکے مویشی ہانک کرلے گیا۔(۸۹)

۱۲۔ یوم الکدید' کے تحت "بنو جشم کے سردار درید بن الصمہ نے بنو کنانہ پر حملہ کیا اور انکے گھوڑے دوڑا کر لے گیا"۔(۹۰)

۱۳۔ یوم عکاظ بھی مویشیوں کے مسئلہ پر وقوع پذیر ہوئی۔واقعات کے مطابق "میلہ عکاظ کے چوتھے دن عبداللہ بن جدعان قیسی نے بنو کنانہ کے ایک ہزار اونٹیجہ ہانک لیے۔"(۹۱) جس کی بنیاد پر یہ جنگ شروع ہوئی۔

۱۴۔ یوم الحریرۃ یوم عکاظ کا بدلہ لینے کے لئے ہوئی۔ قریش کے سردار "حرب بن امیہ اور قبیلہ بنو کنانہ نے مل کر قبیلہ قیس پر حملہ کیا"(۹۲)

۱۵۔ یوم الصرائم کے تحت بنو عبس نے بنو ربیعتہ پر حملہ کیا اور انکے اونٹیجہ ہانک کر لے گئے۔(۹۳)

۱۶۔ یوم الرغام کے تحت عیبتہ بن حارث بن شہاب نے بنو علبہ پر حملہ کیا اور انکے اونٹیجہ ہانک کر لے گئے۔(۹۴)

۱۷۔ یوم المروت صرف ایک گھوڑی البیضاء کی وجہ سے ہوئی۔ "یہ گھوڑی بنو تمیم کے قعنب بن حارث کی تھی میلہ عکاظ میں بنو عامر کے ایک شخص عبید بن عبداللہ نے اس سے مانگنا چاہی" (۹۵)اس کے نہ دینے پر لڑائی شروع ہوئی۔

۱۸۔ یوم الشقیقتہ' بنو شیبان کے سردار بسطام بن قیس کے ہاتھوں مخالف قبیلہ بنو ضبتہ کے ایک ہزار اونٹیجہ اور بے شمار چوپائے لوٹنے کیوجہ سے وقوع پذیر ہوئی۔(۹۶)

۱۹۔ یوم براختہ کے تحت "محرق الغسانی نے بنو ضبتہ پر حملہ کیا اور انکے چوپائے ہانک کر لے گیا"۔(۹۷)

۲۰۔ یوم دارۃ مأسل قبیلہ بنو ضبتہ کے عتبتہ بن شتیر بن خالد الکلابی اور قبیلہ بنی عامر کے درمیان مویشیوں کے اغواء ہونے کے سبب ہوئی۔(۹۸)

۲۱۔ یوم النقیعتہ' کی وجہ یہ تھی کہ "بنو ضبتہ کے المثلم بن المشخرۃ العائذی نے بنو عبس کے ساتھ جواء کھیلا تو المثلم نے دس اونٹیجہ جیت لیے اور مزید جواء کھیلنے سے انکار کردیا اور گھر جانا چاہا تو بنو عبس نے حملہ کر دیا"۔(۹۹)

۲۲۔ یوم ذات الاثل بھی اونٹوں کے چرانے کی وجہ سے ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ قبیلہ بنو سلیم کے صخر بن عمرو بن شرید السلمی نے بنی اسد بن خزیمہ پر حملہ کرکے ان کے اونٹیجہ چرا لئے" (۱۰۰) جس کا

جنگ کی صورت میں نمودار ہوا۔

۲۳۔ یوم زرود اول کا سبب بھی یہ تھا کہ "الحوفزان نے بنی عبس پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے"۔(۱۰۱)

۲۴۔ یوم غول الثانی' ویوم کنہل' بنو غسان اور ثعلبہ بن یربوع کے درمیان ہوئی وجہ ثعلبہ بن یربوع نے پہل کرتے ہوئے بنو غسان کے مویشی لوٹے اور چرانے والوں کو بھی گرفتار کر لیا۔(۱۰۲)

۲۵۔ یوم المعا کے تحت المنتجع الاسدی نے بنی عباد بن ضبیعہ پر حملہ کر کے ایک ہزار اونٹ لوٹ لیے۔(۱۰۳)

۲۶۔ یوم خوّ خوّ کے مقام پر ہوئی وجہ جنگ یہ تھی کہ "بنو اسد نے بنی یربوع پر حملہ کر کے انکے اونٹ لوٹ لئے تھے۔(۱۰۴)

۲۷۔ حرب البسوس' قبیلہ بنوبکر اور قبیلہ بنو تغلب کے درمیان چالیس سال "۴۹۴ء تا ۵۳۴ء" (۱۰۵) تک جاری رہی یہ جنگ سارابی نامی ایک اونٹنی کی ہلاکت کی وجہ سے شروع ہوئی جو بنو بکر کی ایک بڑھیا بسوس کی تھی۔(۱۰۶)

۲۸۔ یوم داحس والغبرا قبیلہ عبس اور انکے عزیز قبیلے ذبیان جو بنو غطفان کے قبائل تھے' کے درمیان ۵۶۸ء سے ۶۰۸ء"(۱۰۷) تک جاری رہی۔ وجہ جنگ یہ تھی کہ زوہیر کا بیٹا قیس قبیلہ عبس کا سردار تھا اس کا گھوڑا داحس اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس کا گھڑ دوڑ کا مقابلہ قبیلہ ذبیان کے سردار حذیفہ کی گھوڑی الغبرا سے ہوا جو قبائل کے مابین قتل وغارت گری کا سبب بنا۔(۱۰۸)

مندرجہ بالا حقائق کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ عرب قبائل کے درمیان مختلف وجوہات یعنی کہیں تجارتی کاروانوں کو لوٹ لینے کی بنیاد پر' کہیں قرض وخراج' خونبہا اور فدیہ کی عدم ادائیگی کی بنا پر کہیں اقتدار واملاک اور زن وزر کے حصول کیلئے تو کہیں پالتو جانوروں کی وجہ سے (جو عربوں کیلئے معاشی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل تھے) مختلف قبائل کے درمیان یہ جنگیں وقوع پذیر ہوتی رہیں۔ اگرچہ محققین کے نزدیک ان جنگوں کے اور بھی بہت سے عوامل تھے۔ مثلاً قبائلی آویزش' انتقامی جذبات اور عربوں کا مزاجاً اور فطرتاً جنگجو ہونا تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انکے درمیان لڑی جانے والی اکثر جنگیں جزیرہ نما عرب کے بنجر اور بے آب وگیا ہونے' محدود ذرائع آمدنی اور ہر قسم کی معاشرتی ومعاشی ضروریات کی قلت کی بدولت حصول زر کیلئے لڑی گئیں۔ درحقیقت عورتوں وبچوں اور مویشیوں کا اغوا پانی کے چشموں وچراگاہوں پر قبضہ' سامان تجارت کا لوٹ لینا جیسے معاملات کی پشت پر اقتصادی ومعاشی عوامل ہی کار فرما نظر آتے ہیں۔ ان ہی عوامل کی بنیاد پر پورا عرب

معاشرہ صدیوں تک باہمی جنگ وجدل میں مبتلا رہا کیونکہ اگر محض سیاسی مقاصد کا حصول ہی ان جنگوں کا پیش خیمہ ہوتا تو پھر ان میں سے اکثر جنگیں ظہور پذیر ہی نہ ہوتیں یا ان کی وجہ چشمہ وچراگاہ کا حصول ہونے کی بجائے قبیلے کی سربراہی یا کمزور ہمسایہ قبائل کی سرداری کا حصول ہوتا لیکن ایسا نظر نہیں آتا مزید برآں اس تحقیق کے تحت ایک اہم پہلو یہ بھی سامنے آتا ہے کہ اگرچہ ہتھیاروں سے لگاؤ، بہادری کی شاعری اور قبائلی حسب ونسب پر فخرو امتیاز عربوں کی معاشرتی کشمکش کا اہم سبب تھا تاہم حصول معاش یا مالی منفعت کیلئے جنگ وجدل کی راہ اختیار کرنا انکی زندگی کا ایک اہم عنصر دیکھائی دیتا ہے۔ المختصر عہد جاہلیت کی جنگوں کے اسباب کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد یہ امرواضح ہو جاتا ہے کہ جزیرہ نما عرب میں قبل از اسلام وقوع پذیر ہونے والی بیشتر جنگوں کی وجوہ عمومی طور پر معاشی نوعیت کی حامل تھیں۔

حوالہ جات

۱) نعمانی، شبلی، سیرت النبی، (جلد اول)، لاہور، ۱۹۷۵، ص ۱۱۸۔

۲) ظفر، عبدالرؤف، "قریش اور دیگر عرب قبائل تجارت"، مجلّہ علوم اسلامیہ بہاولپور، ۱۹۸۸، ص ۱۹۰۔

۳) الوسی، ابوالفضل شہاب الدین محمود، تفسیر روح المعانی، (جلد ۳۰)، ص ۲۳۹۔

۴) ابن حزم، ابو محمد علی احمد بن سعید بن حزم، جمھرۃ انساب العرب، مصر، ۱۹۶۲، ص ۱۱۔

۵) "ایلاف" یعنی داب قریش، قریش میں ہاشم وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے سال میں دو مرتبہ قریش کیلئے تجارت کے طریقے نکالے ایک سفر سردیوں میں یمن وحبشہ تک دوسرا سفر گرمیوں میں شام انگورہ اور انقرہ تک، ابن سعد، طبقات ابن سعد، جلد اول)، حیدر آباد دکن، ۱۹۴۴، ص ۱۹۴۔

۶) Faruqi‘ Muhammad Yusuf‘ "Studies in the Socio-political Institutions of Jahiliyyah" Journal Ulum-e-Islamia‘ ‘Islamia University Bahawalpur‘ 1988 p 12.

۷) حمید اللہ، محمد، خطبات بہاولپور، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ۱۹۸۱ء، ص ۱۷۳۔

۸) اغذن من الضباب علی حلول — وضنۃ انہ من حانا حانا

وحیانا علی بکرا خینا — اذا مالم بجداۃ اخانا

ابو تمام، اشعار ال حماسہ، بون، ۱۸۲۸، ص ۱۷۸۔

۹) آر۔اے۔نکلسن، لٹریری ہسٹری آف دی عرب "عرب قبل از اسلام" اخلاقی نظریہ، (جلد چہارم) دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، ۱۹۶۹، ص ۲۳۰۔

۱۰) نجیب آبادی، اکبر شاہ خاں، تاریخ اسلام، (جلد اول)، کراچی، ۱۹۷۰، ص ۷۲۔

۱۱) حمید اللہ، محمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۷۳۔

۱۲) اذالمھرۃ الشقرا ادرک ظھرھا ۔ فشب الالہ الحرب بین القبائل" ابو تمام، بحوالہ سابقہ، ص ۱۷۸۔

۱۳) ایضاً، ص ۱۷۸۔

۱۴) آلوسی، محمود شکری، بلوغ الارب، مترجم پیر محمد حسن، (جلد دوم)، لاہور، ۱۹۶۴، ص ص ۳۸۲ - ۳۸۳۔

۱۵) Hitti‘ Philip K.‘ History of the Arabs‘ (Tenth Edition) 1970‘ London‘ P.25.

۱۶) ساجد الرحمن، "صدر اسلام کے سیاسی واجتماعی اداروں پر عرب جاہلیہ کے سیاسی واجتماعی نظام کے اثرات" پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ۱۹۹۱، ص ۱۰۶۔
۱۷) قریشی، محمد صدیق، رسول اکرم صلعم کی سیاست خارجیہ، لاہور، ۱۹۷۸، ص ۲۵۹۔
۱۸) ایضا ص ۲۶۱۔
۱۹) حمید اللہ، محمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۷۴۔
۲۰) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، العقد الفرید، (جلد ششم)، قاہرہ ۱۹۵۳، ص ۶۶۔
۲۱) جاد المولی بک، محمد احمد، علی محمد التجاوی، محمد ابو الفضل ابراہیم، ایام العرب فی الجاہلیہ، بیروت، سن ندارد، ص ۱۷۰۔
۲۲) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۵۵۔
۲۳) الفجار، یعنی حرام مہینوں میں لڑی جانے والی خلاف قانون لڑائیاں۔
۲۴) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ ص ۳۲۶۔
۲۵) الرحال، اونٹوں کے کجاوے کے فن کے ماہر کو رحال کہتے تھے۔ محمد ابن سعد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۹۵۔
۲۶) بازار عکاظ، تجارتی وادبی میلہ، ذی قعد کی پہلی تا ۲۰ تاریخ تک نخلہ وطائف کے درمیان ہوتا تھا۔ ایضا، ص ۱۹۵۔
۲۷) ایضا، ص ۱۹۵۔
۲۸) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۷۵۔
۲۹) ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، (جلد اول)، بیروت، ۱۹۶۵، ص ۵۸۸۔
۳۰) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۰۷۔

۳۱) ایضاً، ص ۱۹۱۔
۳۲) آلوسی، محمود شکری، بحوالہ سابقہ، (جلد سوم) ص ۲۸۶۔
۳۳) حمید اللہ، محمد، بحوالہ سابقہ، ص ۲۰۰۔
۳۴) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۴۲۔
۳۵) ابن اثیر، بحوالہ سابقہ، ص ۵۴۱۔
۳۶) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۰۹۔
۳۷) ایضاً، ص ۲۷۸۔
۳۸) ایضاً، ص ص ۶۲۔۶۳۔
۳۹) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ص ۵۵۔۵۶۔
۴۰) آر۔اے۔ نکلسن، بحوالہ سابقہ، دائرہ معارف اسلامیہ، ص ۲۲۹۔
۴۱) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۴۲۔
۴۲) آلوسی، محمود شکری، بحوالہ سابقہ، ص ۴۱۶۔
۴۳) ایضاً، ص ۴۱۱۔
۴۴) ایضاً، ص ۴۱۴۔
۴۵) ایضاً، ص ۴۰۸۔
۴۶) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۲۴۲۔
۴۷) ایضاً، ص ۲۸۲۔
۴۸) ایضاً، ص ۲۸۹۔
۴۹) ایضاً، ص ۳۷۳۔
۵۰) ایضاً، ص ۳۶۵۔
۵۱) آلوسی، محمود شکری، بحوالہ سابقہ، ص ۴۱۷۔
۵۲) جادالمولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۳۷۸۔
۵۳) ایضاً، ص ۴۰۱۔
۵۴) ایضاً، ص ۲۱۲۔
۵۵) ایضاً، ص ۲۰۸۔
۵۶) ایضاً، ص ۲۲۰۔

۵۷) ایضاً، ص ۳۰۴۔

۵۸) ایضاً، ص ۲۔

۵۹) ردیف کے منصب پر جو بھی فائز ہوتا اسے ہر جنگ کے مال غنیمت میں سے چوتھا حصہ ملا کرتا تھا۔ ایضاً، ص ۹۴۔

۶۰) ایضاً، ص ۹۴۔

۶۱) ملک، محمد اسلم، "مدینہ کی قدیم تاریخ" نقوش، (جلد دوم)، لاہور، ۱۹۸۲، ص ص ۴۳۱ - ۴۳۰۔

۶۲) سلیمان ندوی کے خیال کے مطابق "بعاث" کا آخری معرکہ ۶۱۵ء میں ہوا جبکہ منٹگمری واٹ کا خیال ہے کہ لڑائی ۶۱۸ء میں ہوئی۔ ایضاً، ص ۴۳۱۔

۶۳) جادالمولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۴۶۔

۶۴) ظفر، عبدالرؤف، بحوالہ سابقہ، ص ۱۹۴۔

۶۵) ندوی، سید سلیمان، تاریخ ارض القرآن، (جلد اول)، کراچی، ۱۹۷۵، ص ۳۲۸۔

۶۶) ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام، سیرۃ النبویہ، (جلد اول)، ملتان، ۱۹۷۷، ص ۲۰۴۔

۶۷) القرآن، سورۃ ۱۶، (النحل)، آیت ۵ تا ۸۔

۶۸) Hitti, Philip K., op.cit., P.22.

۶۹) آلوسی، محمود شکری، بحوالہ سابقہ، ص ۴۲۴۔

۷۰) معاقلنا التی ناوی الیھا۔ بنات الاعوجیتہ والسیوف۔ ایضاً، ص ۴۲۸۔

۷۱) جزی اللہ الاغر جزاء صدق۔ اذاما اوقوت نار الحروب۔ ایضاً، ص ۴۲۸۔

۷۲) بنی عامر ان الخیول وقایتہ۔ لاانفسکم والموت وقت موجل، ایضاً، ص ۴۲۷۔

۷۳) ایضاً، ص ۴۲۴۔

۷۴) القرآن، سورۃ انفال، آیت ۶۰۔

۷۵) القرآن، پارہ ۳۰، سورۃ عادیات۔

۷۶) الخیر ماطلعت شمس وماغربت - معلق بنواصی الخیر معقود۔ آلوسی

محمود شکری، بحوالہ سابقہ، ص ۴۲۶۔

۷۷) Hitti' Philip K.' op. cit' P.21.

۷۸) گستاولی، لیبان، تمدن عرب، لاہور، ۱۹۶۰، ص ۱۱۴۔

۷۹) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۳۷۔

۸۰) ایضاً، ص ۴۴۔

۸۱) ایضاً، ص ۴۵۔

۸۲) جادالمولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۱۹۷۔

۸۳) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۴۷۔

۸۴) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۲۰۱۔

۸۵) اندلسی، احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۵۲۔

۸۶) ایضاً، ص ۵۷۔

۸۷) جاد المولی بک، محمد احمد، بحوالہ سابقہ، ص ۲۳۵۔

۸۸) ایضاً، ص ۲۸۱۔

۸۹) ایضاً، ص ۲۹۳۔

۹۰) ایضاً، ص ۳۱۲۔

۹۱) ایضاً، ص ۲۳۶۔

۹۲) ایضاً، ص ۳۳۸۔

۹۳) ایضاً، ص ۳۶۸۔

۹۴) ایضاً، ص ۳۷۰۔

۹۵) ایضاً، ص ۳۷۵۔

۹۶) ایضاً، ص ۳۸۲۔

۹۷) ایضاً، ص ۳۸۸۔

۹۸) ایضاً، ص ۳۹۰۔

۹۹) ایضاً، ص ۳۹۱۔

۱۰۰) ایضاً، ص ۳۹۹۔

۱۰۱) اندلسی احمد بن محمد بن عبدربہ، بحوالہ سابقہ، ص ۷۸۔

۱۰۲) ایضاً، ص ۷۹۔

۱۰۳) ایضاً، ص ۸۵۔

۱۰۴) ایضاً، ص ص ۸۶۔۸۷۔

۱۰۵) فرانسیسی، موسیوسیدیو، تاریخ العرب، (مترجم مولوی عبدالغفور و مولوی محمد حلیم) لاہور، سن ندارد، ص ۷۸۔

۱۰۶) برائے تفصیل دیکھیے۔

Nicholson' Reynold A.' A Literary History of the Arabs' London' 1969' pp. 55 - 57.

۱۰۷) فرانسیسی، موسیوسیدیو، بحوالہ سابقہ، ص ۷۸۔

۱۰۸) مزید تفصیل کے لئے دیکھیے۔

Nicholson ' Reynold A. ' op. cit.' p. 61.